خلافت لائبریری ربوہ

ہفتہ

14- اکتوبر 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 230 ہفتہ 18 جمادی الاول-1416ھ' 14 اخاء 1374ہش' 14 - اکتوبر 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان حضرت بانی سلسلہ میں نکاح کی تقریب

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری تمام نیک دعائیں آپ کے لئے) نے جلسہ سالانہ برطانیہ 1995ء کے اختتام کے بعد دوسرے دن عزیزہ مکرمہ طاہرہ صدیقہ بنت مکرم منصور احمد صاحب بی ٹی ابن حضرت علی محمد صاحب بی ٹی رفیق حضرت بانی سلسلہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز مکرم انصر الیاس خان صاحب ابن محترم صاحبزادہ نواب عباس احمد خان صاحب فرمایا۔

عزیز مکرم انصر الیاس خان صاحب دخت کرام حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب کے نواسے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت بابرکت ہو۔ اور دخت کرام حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ کی اولاد ان کرموں کی وارث ہو جائیں جو دخت کرام کے ساتھ وابستہ ہیں۔

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پس یاد رکھو کہ نری بیعت اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنا کچھ بھی سود مند نہیں۔ جب کوئی شخص شدت پیاس سے مرنے کے قریب ہو جاوے یا شدت بھوک سے مرنے تک پہنچ جاوے تو کیا اس وقت ایک قطرہ پانی یا ایک دانہ کھانے کا اس کو موت سے بچالے گا' ہرگز نہیں۔ جس طرح اس بدن کو بچانے کے واسطے کافی خوراک اور کافی پانی بہم پہنچانے کے سوائے مفر نہیں۔ اسی طرح پورے جہنم سے تھوڑی سی نیکی سے تم بھی بچ نہیں سکتے۔ پس اس دھوکہ میں نہ رہو کہ ہم نے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا ہے اب ہمیں کیا غم ہے۔ ہدایت بھی ایک موت ہے۔ جو شخص یہ موت اپنے اوپر وارد کرتا ہے اس کو پھر نئی زندگی دی جاتی ہے اور یہی اصفیاء کا اعتقاد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اسی ابتدائی حالت کے واسطے فرمایا۔ (-) یعنی پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ اپنے امراض کو دور کرو۔ دوسروں کا فکر مت کرو۔ ہاں رات کو اپنے آپ کو درست کرو۔ اور دن کو دوسروں کو بھی ہدایت کر دیا کرو۔ خدا تعالیٰ تمہیں بخشے اور تمہارے گناہوں سے تمہیں مخلصی دے اور تمہاری کمزوریوں کو تم سے دور کرے اور اعمال صالحہ اور نیکی میں ترقی کرنے کی توفیق دیوے۔ آمین۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 180)

دعوتِ الی اللہ میں صبر کی ضرورت ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

پس دعوت الی اللہ کرنے والوں کیلئے بھی صبر کی ضرورت ہے۔ دعوت الی اللہ کی تیاری کے لئے صبر کی ضرورت ہے اور دعوت الی اللہ کے نتیجے میں جو لوگ ہدایت کا فیض پاتے ہیں وہ بھی صبر پر گامزن ہوں تو وہ آسمانی فیوض کو حاصل کرتے ہیں۔ ورنہ انکی دنیاوی کوشش اور جدوجہد اور خدا کی خاطر تکلیف اٹھانا اگر صبر سے عاری ہو جائے تو وہ اپنے پھلوں سے محروم رہ جاتے ہیں۔

پس آنے والوں کے لئے بھی نصیحت ہے کیونکہ ہر نیا آنے والا جو اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتا ہے وہ لازماً ایک ابتلاء کے دور سے گزارا جاتا ہے۔ اور خدا کی تقدیر یہی ہے کہ دعوت الی اللہ کے ساتھ ابتلاء بھی پھیلتے چلے جائیں اور دعوت الی اللہ کے نتیجہ میں آنے والوں کو بعض دفعہ اپنے سامنے آگ دکھائی دے اس آگ میں سے گزریں تو پھر وہ جنت تک پہنچ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں بھی کون سا ذریعہ ہے جسے اختیار کریں تو اس اعلیٰ مقصد کو حاصل کر لیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ (-) میں نے انہیں آج کے دن جزا دی ہے اس وجہ سے کہ انہوں نے صبر اختیار کیا (-) اور یہ تو مقدر ہے' طے شدہ بات ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب

باقی صفحہ 7 پر

درخواست دعا

○ محترمہ ثمینہ صفورہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحمان شاکر صاحب جو کہ طبیعت کی ناسازی کی وجہ سے برین ٹیومر کے علاج کی غرض سے آغا خان ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم مبشر احمد طاہر (مربی سلسلہ) حال دفتر اصلاح و ارشاد مقامی ربوہ دل کا اپریشن ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں متوقع ہے۔ مربی صاحب کے اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ ثوبیہ ہما (ٹیچر) بنت مکرم محبوب احمد صاحب (محافظ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ اور آکسیجن لگی ہوئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب باجوہ سابق امیر ضلع مظفر گڑھ حال صدر محلہ دار الیمن شرقی ربوہ چند دنوں سے شدید بیمار ہیں اور حالت تشویش ناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں چوہدری صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ مکرم عبدالسمیع حامی صاحب ابن مکرم میاں محمد رفیع ناصر صاحب۔ ناصر دواخانہ ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 95-10-8 کو بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام پیارے آقا نے "عبدالملک" عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے اس کے نیک۔ خوش بخت ہونے اور درازی عمر پانے کی دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری رفیع الدین صاحب ولد چوہدری محمد دین صاحب مورخہ 95-10-10 بروز منگل بوقت تقریباً 3-30 بجے بعد دوپہر قضائے الٰہی سے وفات پا گئے ہیں۔ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں موصوف کا جنازہ مورخہ 95-10-11 صبح دس بجے محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا۔ اور ان کی تدفین قبرستان نمبر1 میں عمل میں آئی۔ محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

14- اخاء 1374 ہش 14 - اکتوبر 1995ء

اخلاق اور معاملات کی صفائی

اپنی اپنی جگہ پر چلتے پھرتے تو لوگ ٹھیک ٹھاک ہی لگتے ہیں وہ کیا کرتے ہیں اور کیا نہیں کرتے جب تک واسطہ نہ پڑے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ بعض اوقات ایک شخص جسے ہم بالکل ٹھیک ٹھاک سمجھتے ہیں کوئی ایسی بات کر دیتا ہے کہ ہم حیران رہ جاتے ہیں اور پھر ہمیں بتایا جاتا ہے کہ "یار راہ پیا جانے یا واہ پیا جانے" یعنی جب تک کسی کے ساتھ ہمسفری نہ ہو اور ایک دوسرے کا اس طرح قرب حاصل نہ ہو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ یا جب تک کسی سے کوئی رابطہ استوار نہ ہو اور واسطہ نہ پڑے تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اپنی ذات میں تو لوگ ٹھیک ٹھاک ہی ہوتے ہیں۔ لیکن ان کی حقیقت کا پتہ اس وقت چلتا ہے جب وہ دوسروں کے ساتھ معاملات کرتے ہیں دوسرے کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں اور جس طرح وہ دوسروں سے ملتے ملاتے ہیں اور جس قسم کی طبیعت کا اظہار کرتے ہیں کہا جا سکتا ہے کہ جو ان کی افتاد ہوتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کیسے ہیں۔

کسی نے آپ سے نرمی سے بات کی تو آپ نے اس کی تعریف کی اور وہ تلخی اور ترشی سے پیش آیا تو آپ نے کم از کم اپنے دل میں تو اسے برا بھلا ہی کہا۔ کسی نے آپ سے کچھ قرض لیا اور وہ عین وقت پر واپس کر گیا تو آپ نے اس کے متعلق بہت اچھے خیالات کا اظہار کیا۔ اور کسی اور نے قرض لیا تو اس نے آنکھیں پھیر لیں۔ قرض واپس کرنے کا نام ہی نہ لیا۔ تو آپ یقیناً اس کے متعلق اچھے خیالات کا اظہار نہیں کر سکتے۔ اور جہاں بھی آپ کو موقع ملے گا آپ اس کی برائی ضرور کریں گے۔ یہاں برائی کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اس برائی کا اظہار کریں گے۔

پس یہ بات کہ ہم دوسروں سے کس طرح ملتے جلتے ہیں۔ دوسروں سے معاملات کس طرح طے کرتے ہیں گویا کہ معاشرے میں اکٹھے رہتے ہوئے دوسروں سے ہمارا کیا سلوک ہے۔ اس بات کی ہم میں سے ہر شخص کی زندگی میں بہت اہمیت ہے۔ کون چاہتا ہے کہ اس کے متعلق دوسروں کے برے خیالات ہوں۔ لیکن ہم میں سے کتنے کوشش کرتے ہیں کہ دوسروں کے خیالات اچھے ہوں۔ ہم جو کچھ بھی ہیں وہی رہتے ہیں۔ اس بات پر سوچتے ہی نہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔ اور جو کرنا چاہئے وہ کیوں کرنا چاہئے اور جو نہیں کرنا چاہئے وہ کیوں نہیں کرنا چاہئے۔

اس سلسلے میں حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"اخلاق اور معاملات کی صفائی ہی ایک شخص کے قلب کا پتہ بتاتی ہے۔ کہ وہ کیسا ہے اس لئے یہ نہایت ہی ضروری ہے کہ اخلاق کو سنوارا جائے اور معاملات میں صفائی پیدا کی جائے۔ اس بات کو سوچنا چاہئے کہ کوئی شخص جو اس بات کا دعویٰ کرتا ہے کہ میرے اندر ایمان ہے اور اس کے اخلاق اور معاملات اچھے ہیں۔ لیکن وہ اپنے ایمان کو واقعات کے ساتھ ثابت کرنا چاہے اور لاکھ کہے کہ مجھ میں ایمان ہے اور اس پر وہ ایک نہیں دو نہیں بیسیوں قسمیں بھی کھالے تو کیا کوئی شخص محض اس کی قسموں کی بناء پر اس کے کہنے کے مطابق مان لے گا۔ وہ ہرگز نہیں مانے گا۔ کیونکہ وہ اس کی ان باتوں کو دیکھ رہا ہوتا ہے جن سے ایمان کی شناخت ہوتی ہے اور جن سے ایک آدمی اندازہ لگا سکتا ہے کہ اس کے اندر ایمان ہے اور کس حد تک ہے"۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کا تعلق ہماری ہر بات اور ہمارے ہر فعل سے ہے۔ ایک صاحب ایمان کی باتیں اور اس کے افعال اس شخص سے بہت مختلف ہوتے ہیں جو صاحبِ ایمان نہ ہو۔ اور سب سے زیادہ متاثر کرنے والی بات اخلاق اور معاملات کی صفائی ہی ہے پس ہم میں سے ہر شخص کو اپنے ایمان کی فکر کرتے ہوئے اخلاق اور معاملات کی صفائی کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

شاعر کی حسّاس طبیعت اس کو خون رلاتی ہے
ہر اک چھوٹی موٹی بات بھی اس کے آڑے آتی ہے
پہلے اپنے لطف کی خاطر دنیا چٹکی لیتی ہے
ہنستے ہنستے پھر ہر رونے والے کو بہلاتی ہے

ابو الاقبال

جمالِ خونِ شہیداں

چراغِ عزم دلوں میں جلا دیئے ہم نے
قرینے راہبری کے سکھا دیئے ہم نے

شکست دیتے ہیں باطل کو اہل حق کے لئے
یہ معجزے بھی جہاں کو دکھا دیئے ہم نے

ملا کوئی اگر آکر خلوصِ نیّت سے
خلوص و شوق کے موتی بچھا دیئے ہم نے

بچھا کے امن کی شبنم بڑی محبت سے
زمیں کے سارے شرارے بجھا دیئے ہم نے

کسی مسیحا کے بس میں نہیں ہے جن کا علاج
عدو کے دل پہ وہ چرکے لگا دیئے ہم نے

ہمارا نام تمبر کی جنگ سے پوچھو
شجاعتوں کے کرشمے دکھا دیئے ہم نے

غنیم نشہ میں طاقت کے مست تھا لیکن
وِغا میں ہوش ٹھکانے لگا دیئے ہم نے

لگا کے ضرب خداداد اسم احمدؐ کی
غرور و ناز کے پربت گرا دیئے ہم نے

جنہیں ہوائے رعونت اڑائے پھرتی تھی
قدم قدم پہ وہی سَر جُھکا دیئے ہم نے

بساطِ جنگ پہ رہتے ہیں سَر بکف ہر دم
بڑھے تو خون کے دریا بہا دیئے ہم نے

ازل کے دن ہی سے پابند ہیں شہادت کے
حیات و موت کے جھگڑے چُکا دیئے ہم نے

جمالِ خونِ شہیداں سے بارہا ثاقبؔ
نہ جانے کتنے چمن جگمگا دیئے ہم نے

ثاقب زیروی

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

قانون دو ہیں- ایک وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ وہ محض اطاعت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں- اور ان کی اطاعت محض فطرت روشن کا ایک خاصہ ہے- وہ گناہ نہیں کرسکتے مگر نیکی میں ترقی بھی نہیں کرسکتے-

(2) دوسرا قانون وہ ہے- جو انسانوں کے متعلق ہے یعنی یہ کہ انسانوں کی فطرت میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ گناہ کرسکتے ہیں مگر نیکی میں ترقی بھی کرسکتے ہیں-

یہ دونوں فطرتی قانون غیر متبدل ہیں- اور جیسا کہ فرشتہ انسان نہیں بن سکتا- ایسا ہی انسان بھی فرشتہ نہیں ہو سکتا- یہ دونوں قانون بدل نہیں سکتے- ازلی اور اٹل ہیں- اس لئے آسمان کا قانون زمین پر نہیں آسکتا اور نہ زمین کا قانون فرشتوں کے متعلق ہو سکتا ہے- انسانی خطاکاریاں اگر توبہ کے ساتھ ختم ہوں تو وہ انسانوں کو فرشتوں سے بہت اچھا بنا سکتی ہیں- کیونکہ فرشتوں میں ترقی کا مادہ نہیں- انسان کے گناہ توبہ سے بخشے جاتے ہیں- اور حکمت الٰہی نے بعض افراد میں سلسلہ خطا کاریوں کا باقی رکھا ہے- تا وہ گناہ کرکے اپنی کمزوری پر اطلاع پاویں- اور پھر توبہ کرکے بخشے جاویں- یہی قانون ہے جو انسان کے لئے مقرر کیا گیا ہے- اور اسی کو انسانوں کی فطرت چاہتی ہے- سہو و نسیان انسانی فطرت کا خاصہ ہے- فرشتے کا خاصہ نہیں- پھر وہ قانون جو فرشتوں کے متعلق ہے انسانوں میں کیونکر نافذ ہو سکے-

یہ خطا کی بات ہے کہ خدا تعالیٰ کی طرف کمزوری منسوب کی جائے- صرف قانون کے نتائج ہیں جو زمین پر جاری ہو رہے ہیں- (خدا تعالیٰ کی پناہ) کیا خدا ایسا کمزور ہے جس کی بادشاہت اور قدرت اور جلال صرف آسمان تک ہی محدود ہے- یا زمین کا کوئی اور خدا ہے جو زمین پر مخالفانہ قبضہ رکھتا ہے- ان (-) کو اس بات پر زور دینا اچھا نہیں کہ صرف آسمان میں ہی خدا کی بادشاہت ہے- جو ابھی زمین پر نہیں آئی- کیونکہ وہ اس بات کے قائل ہیں کہ آسمان کوئی چیز نہیں- اب ظاہر ہے کہ جبکہ آسمان کچھ چیز نہیں جس پر خدا کی بادشاہت ہو اور زمین پر ابھی خدا کی بادشاہت آئی نہیں تو گویا خدا کی بادشاہت کسی جگہ بھی نہیں- ماسوا اس کے ہم خدا کی زمینی بادشاہت کو بچشم خود دیکھ رہے ہیں- اس کے قانون کے موافق ہماری عمریں ختم ہو جاتی ہیں- اور ہماری حالتیں بدلتی رہتی ہیں- اور صدہا قسم کے راحت اور رنج ہم دیکھتے ہیں ہزارہا لوگ خدا کے حکم سے مرتے ہیں اور ہزارہا پیدا ہوتے ہیں- دعائیں قبول ہوتی ہیں- نشان ظاہر ہوتے ہیں- زمین ہزارہا قسم کے نباتات اور پھل اور پھول اس کے حکم سے پیدا کرتی ہے تو کیا یہ سب کچھ خدا کی بادشاہت کے بغیر ہو رہا ہے؟ بلکہ آسمانی اجرام تو ایک ہی صورت اور منوان پر چلتے چلے آتے ہیں- اور ان میں تغیر اور تبدیلی جس سے ایک مغیر مبدل کا پتہ ملتا ہو کچھ محسوس نہیں ہوتی- مگر زمین ہزارہا تغیرات اور انقلابات اور تبدلات کا نشانہ ہو رہی ہے- ہر روز کروڑہا انسان دنیا سے گذرتے ہیں اور کروڑہا پیدا ہوتے ہیں اور ہر ایک پہلو اور ہر ایک طور سے ایک مقتدر صانع کا تصرف محسوس ہو رہا ہے- تو کیا ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں؟- اور انجیل نے اس پر کوئی دلیل پیش نہیں کی کہ کیوں ابھی تک خدا کی بادشاہت زمین پر نہیں آئی-......... یہ بزعم (ان کے) ایک دلیل ہو سکتی ہے کہ اس زمانے میں بادشاہت زمین پر نہیں تھی- مگر ہم نے اس سے بڑھ کر ابتلا دیکھے ہیں اور ان سے نجات پائی ہے ہم کیوں کر خدا کی بادشاہت کا انکار کرسکتے ہیں- کیا وہ خون کا مقدمہ جو میرے قتل کرنے کے لئے مارٹن کلارک کی طرف سے بعدالت کپتان ڈگلس میں پیش ہوا تھا- وہ اس مقدمہ سے کچھ خفیف تھا جو محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے نہ کسی خون کے اتہام سے یہودیوں کی طرف سے عدالت پیلاطوس میں دائر کیا گیا تھا- مگر چونکہ خدا زمین کا بھی بادشاہ ہے- جیسا کہ آسمان کا- اس لئے اس نے اس مقدمہ کی پہلے سے مجھے خبر دے دی کہ یہ ابتلا آنے والا ہے- اور پھر خبر دے دی کہ میں تم کو بری کروں گا- اور وہ خبر صدہا انسانوں کو قبل از وقت سنائی گئی اور آخر مجھے بری کیا گیا- پس یہ خدا کی بادشاہت تھی- جس نے مجھے اس مقدمہ سے بچالیا- جو (مختلف مذہب کے لوگوں) کے اتفاق سے مجھ پر کھڑا کیا گیا تھا ایسا ہی نہ ایک دفعہ بلکہ بیسیوں دفعہ میں نے خدا کی بادشاہت کو زمین پر دیکھا اور مجھے خدا کی اس آیت پر ایمان لانا پڑا کہ زمین اور آسمان کی ملکیت اسی کی ہے- یعنی زمین پر بھی خدا کی بادشاہت ہے- اور آسمانوں پر بھی-

---

سعادت اسی میں ہے کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان لایا جاوے اور اس کو حاضر و ناظر یقین کیا جاوے- اور اس کی عین موجودگی کا تصور دل میں رکھ کر ہر ایک بدی و ناراستی سے پرہیز کیا جاوے یہی بڑی دانش و حکمت ہے اور یہی معرفت الٰہی کا سیراب کرنے والا شیریں سوتہ ہے جس سے اور جس کے لئے اہل اللہ ایک ریگستان کے پیاسے کی طرح آگے بڑھ کر خوش مزگی سے پیتے ہیں-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

کامل الایمان ہونے کا عملی ثبوت

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین کا قابل قدر ایثار

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد حیدر آباد دکن تحریر فرماتے ہیں:-

"خاکسار نے 1918ء میں اپنی جائیداد کے 1/6 حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کی تھی- مگر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے چونکہ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ "وصیت کرتے ہوئے احباب کو یہ بھی خیال رکھنا چاہئے- کہ خدا تعالیٰ نے جو اعلیٰ حصہ مقرر کیا ہے- وہ 1/3 ہے اور ہر (صاحب ایمان) کو کوشش کرنی چاہئے- کہ زیادہ سے زیادہ حصہ کی وصیت کرے- ہاں اگر مجبوریوں کی وجہ سے 1/3 حصہ کی وصیت نہ کرسکے تو 1/4 حصہ کی کرے- اور 1/4 حصہ کی نہ کرسکے- تو 1/5 حصہ کی کرے- اور 1/5 حصہ کی نہ کرسکے- تو 1/6 حصہ کی کرے اور اگر 1/6 حصہ کی نہ کرسکے تو 1/7 حصہ کی کرے- اور اگر 1/7 حصہ کی نہ کرسکے- تو 1/8 حصہ کی کرے- اور اگر 1/8 حصہ کی نہ کرسکے تو 1/9 حصہ کی کرے- اگر کچھ بھی نہ کرسکے تو 1/10 حصہ کی کرے"

اس لئے میں اپنی 1/6 حصہ کی وصیت میں حسب ذیل اضافہ کرکے 1/3 حصہ کی کرتا ہوں:-

(1) اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی دعا کے طفیل میری منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد قریباً اسی ہزار روپیہ سکہ عثمانیہ کی ہے- اس کے 1/3 حصہ کے حساب سے 8-10-26666 روپے کی وصیت کرتا ہوں- میں نے اس سے پیشتر 5000 روپیہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کر دیا ہوا ہے- وہ وضع کرکے باقی اب 8-10-21666 واجب الادا ہے-

اس رقم کی ادائیگی کے لئے میں اپنا ایک دو منزلہ مکان جو حال ہی میں نے حیدر آباد دکن میں احمدیہ جوبلی بلڈنگ کے نام سے تیار کرایا ہے- اور جس پر 26000 روپیہ سے زائد خرچ ہوا ہے وہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حوالہ کرتا ہوں-

اسی مکان کے نیچے کے حصہ میں چار دوکانات ہیں جو کرایہ پر دی گئی ہیں- اور اوپر کے حصہ میں ایک ہال ہے- جو (اللہ نے چاہا تو) سلسلہ کے کاموں کے لئے استعمال کیا جائے گا- ان دوکانات کا جو کرایہ وصول ہو رہا ہے- اس کی ماہوار اوسط آمدنی ساٹھ روپیہ سکہ عثمانیہ ہے- آئندہ کے لئے نہیں کہہ سکتے- کہ کرایہ میں زیادتی ہوگی یا کمی- مگر جب تک میں زندہ ہوں توکل علی اللہ اس سارے مکان کا ماہوار کرایہ ایک سو روپیہ سکہ عثمانیہ یا 80 روپے انگریزی (اللہ نے چاہا تو) ہر ماہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو روانہ کرتا رہوں گا- اور میری وفات کے بعد بھی (اللہ نے چاہا تو) اسی طرح جماعت ہائے سکندر آباد حیدر آباد ادا کرتی رہے گی-

چونکہ اس مکان کی لاگت 26 ہزار روپے ہے- اور مجھے ازروئے وصیت 8-10-21666 ادا کرنا ہے- اس طرح مجھے 4-5-4333 رقم وصول ہونی چاہئے- جو میری طرف سے تین سال کی پیشگی کرایہ کے حساب میں شمار کی جائے- اس کے بعد یعنی یکم جنوری 1935ء سے حسب تحریر مندرجہ بالا ماہوار ایک سو روپیہ سکہ عثمانیہ یا انگریزی 85 روپے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کیا جاتا رہے گا-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) الوصیت ص 19 میں یہ ارشاد فرماتے ہیں- کہ "جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا- اس کو دائمی ثواب ہوگا- اور خیرات جاریہ کے حکم میں رہے گا-"

امید ہے- کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ مکان سلسلہ کو دو طرح سے دائمی مدد دینے والا ہو گا- ایک بذریعہ ماہوار کرایہ کے- اور دوسرے بذریعہ استعمال ہال برائے (دعوت الی اللہ)-

اس کے علاوہ یہ احمدیہ جوبلی بلڈنگ خدا تعالیٰ کے فضل کا ایک عظیم الشان نشان ہے' اس لئے خاکسار کی یہ ادنیٰ خواہش ہے- کہ اس کو آئندہ فروخت کرنے کا خیال نہ فرمایا جائے- تا یہ الٰہی نشان ہمیشہ قائم رہے- اور خاکسار بھی دائمی ثواب سے محروم نہ ہو جائے-

اگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آئندہ میری جائیداد میں اور اضافہ ہو گا- تو اس کا بھی 1/3 حصہ ادا کیا جائے گا-

جناب سیٹھ صاحب موصوف کی اس قربانی اور ایثار کو دیکھتے ہوئے کہنا پڑتا ہے- یہ وہ لوگ ہیں- جن کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جنتی ہونے کی خوشخبری دی ہے- اور بار بار ان کے لئے دعا فرمائی ہے-

اللہ تعالیٰ جناب سیٹھ صاحب کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور خدمات دین کے بہترین مواقع عطا فرمائے- آمین-

علاوہ ازیں سیٹھ صاحب نے اپنی ماہوار آمد کی وصیت بھی کی ہوئی ہے- جس میں ہر ماہ تخمیناً 125 روپیہ وصول ہو رہا ہے-

سیکرٹری مجلس مقبرہ بہشتی قادیان

(اخبار الفضل قادیان مورخہ 14- جنوری 1932ء)

بیعت کرتے وقت فیصلہ کر لینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر حبیب اللہ خان

پرانی باتیں - پرانی یادیں

جس زمانہ میں قادیان کے ہائی سکول میں پڑھتا تھا اس وقت تفریح کا ایک طریق رائج ہو گیا تھا کہ موسم گرما کی لمبی تعطیلات شروع ہونے سے قبل تمام طلبہ ایک قریبی نہر پر پورا دن پکنک مناتے تھے۔ طلبہ کے علاوہ دوکاندار حضرات بھی اپنا اپنا سامان لے کر نہر پر پہنچ جاتے اس طرح وہاں خوب رونق ہو جاتی۔ خربوزوں کا موسم ہوتا تھا اس لئے نہر پر خربوزوں کا ڈھیر لگ جاتا۔ چار آنے وٹی (وٹی میں دو سیر ہوتے ہیں) قیمت ہوتی تھی۔ پکوڑے والے گرم گرم پکوڑے تل کر کھلاتے۔ نہر میں واٹر پولو کے مقابلے ہوتے۔ مدرسہ احمدیہ کی طرف سے مولوی عبد الرحمان صاحب جٹ کپتان ہوتے اور دوسری طرف سے چوہدری عصمت اللہ صاحب وغیرہ کپتان ہوتے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ریفری کے فرائض سر انجام دیتے۔ دونوں ٹیموں کی کوشش ہوتی کہ اپنے کھلاڑیوں کے پاس فٹ بال اس طرح پھینکیں کہ اسے مقابل کے کنارے پر پھینک دیا جائے اور ایک پوائنٹ سکور کر دیا جائے۔ جس ٹیم کے پوائنٹ زیادہ ہوتے وہ کامیاب قرار پاتی۔ واٹر پولو کے علاوہ یہ بھی مقابلہ ہوتا کہ کون غوطہ لگا کر پانی کی سطح پر تیر کر سیدھا دوسرے کنارے تک پہنچتا ہے۔ لمبی تیراکی کے مقابلے بھی ہوتے۔ وہ زمانہ ایسا تھا کہ حضرت امام جماعت الثانی خود بھی اپنے اہل خانہ کو لے کر نہر پر تشریف لے جاتے جہاں ان کے لئے الگ جگہ قناتیں لگا کر پردے کا انتظام ہوتا۔ کبھی کبھی حضرت صاحب بھی لمبی تیراکی کے مقابلہ میں حصہ لیتے۔ اس طرح ہمیں پتہ لگ جاتا کہ آپ بڑے اچھے تیراک اور مضبوط جسم والے ہیں۔

طلبہ کے لئے کھانا بورڈنگ ہاؤس سے پک کر نہر پر جایا کرتا تھا۔ باقی لوگ حسب توفیق اپنا کھانا پکوا کر گھر سے ساتھ لے جاتے۔ ظہر اور عصر کی عبادات جمع کر کے پڑھی جاتیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کبھی کبھار فٹ بال میچ بھی دیکھنے تشریف لے آتے تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب گلے میں سرخ رومال باندھے ریفری ہوتے تھے۔

جس زمانہ میں لاہور میں میں بی ایس سی کلاس میں تھا اس وقت کی کئی یادیں ذہن میں ابھر رہی ہیں اس وقت حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کسی احمدی کی کوٹھی پر ٹھہرنے کی بجائے احمدیہ ہوسٹل میں قیام کرنا پسند فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ جب ورتمان کا کیس چل رہا تھا حضرت صاحب نے جماعت کا موقف واضح کرنے کے لئے ایک مضمون لکھا جس کی تشہیر سارے شہر میں بیک وقت کرنی مطلوب تھی۔ یہ کام احمدیہ ہوسٹل کے سپرد کیا گیا جس میں تمام متفرق کالجوں کے کچھ طلبہ رہا کرتے تھے۔ سب طلبہ اپنے اپنے کالج کے بلیزر پہنے ہوئے اس کام میں اس طرح مصروف ہو گئے کہ تین تین طلبہ کی پارٹیاں بنا دی گئیں۔ ایک کے ہاتھ میں سیڑھی ہوتی۔ دوسرے کے ہاتھ میں مضمون کا بنڈل اور تیسرے کے ہاتھ میں لئی کا ڈبہ ہوتا۔ سب طلبہ نے مل کر حضرت صاحب کا شائع کردہ مضمون مناسب مقامات پر چسپاں کر دیا جہاں ہر آتا جاتا شخص اسے پڑھ سکتا تھا۔ پھر بیت الذکر میں پہنچ کر وہ مضمون عبادت گزاروں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اسی طرح تمام ہوٹلوں میں اس کی تشہیر ہوئی۔ تمام اخبارات میں اسے شائع کروایا گیا۔ اس طرح جس جج نے آنحضرت ﷺ کی ہتک کی اس کے فیصلہ کے خلاف بڑے موثر رنگ میں احتجاج کیا گیا جو بہت کامیاب رہا۔

جیسا کہ اوپر ذکر آ چکا ہے احمدیہ ہوسٹل میں مختلف کالجوں کے طلبہ رہتے تھے اور بعض دفعہ چھوٹی موٹی معصوم شرارتیں اور لطیفے بھی ہوتے رہتے تھے۔ ایک دن ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب (بعد ازاں کرنل عطاء اللہ) کو یہ شرارت سوجھی کہ انہوں نے لیٹرین جانے کے لئے جتنے لوٹے عام استعمال میں تھے یا جن کے ذاتی لوٹے تھے وہ سب جمع کر کے چھپا دیئے اور باورچی کو ہلکی سی دست آور دوا کی پڑیاں بنا کر دے دیں کہ ہر طالب علم کی حاضری (کھانے) میں ملا دی جائے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سب طلبہ کو دست لگ گئے اور لوٹے سب غائب۔ سب کو بڑی پریشانی ہوئی۔ بعض قریب کے کھیتوں میں بھاگے تاکہ وہاں فارغ ہوں۔ بہر حال سب کو تھوڑی دیر کے لئے بڑی پریشانی ہوئی مگر چونکہ دست آور دوا کی مقدار بہت معمولی تھی وہ تکلیف جلد دور ہو گئی۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ ایک صاحب جو بہت جونیئر اور دبلے پتلے چھوٹے قد کے تھے ان کو رات کے دو بجے چارپائی سمیت اٹھا کر قریب کی ایک آبادی میں جہاں خانہ بدوشوں نے ڈیرہ ڈالا ہوا تھا چھوڑ آئے۔ کسی خانہ بدوش نے ایک صاحب کو اپنے درمیان پلنگ پر سوتے پایا تو شور مچا دیا کہ او منڈن (یعنی اے لڑکے) تو یہاں ہمارے درمیان کیسے آ گیا۔ "منڈن صاحب" کی جب آنکھ کھلی تو بہت پریشان ہوئے پھر انہیں سمجھ آ گیا کہ سینئر طلبہ نے یہ مذاق کیا ہے۔

ایک دفعہ ہوسٹل کے طلبہ کو یہ شرارت سوجھی کہ ہوسٹل کے جمعدار کی مرغی پکڑ کر اس کا قورمہ بنا لیا گیا اور سوچا کہ بعد میں اس کو اصل قیمت سے زیادہ رقم دے کر خوش کر لیا جائے گا۔ اس زمانہ میں حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ہوسٹل کے وارڈن ہوتے تھے۔ وہ بعد مغرب روزانہ ہوسٹل کا ایک چکر لگاتے تاکہ ہوسٹل کے طلبہ کے مسائل سے آگاہ ہوں اور انہیں مفید مشورے دے سکیں جس دن طلبہ نے جمعدار کی مرغی اڑا لی تو اس نے فوراً چوہدری صاحب کے پاس پہنچ کر شکایت کر دی چوہدری صاحب نے سوچا جب اپنے راؤنڈ پر جاؤں گا تو اس شکایت کی تحقیقات کر لوں گا۔ جب وہ حسب معمول اپنے راؤنڈ پر آئے تو ڈاکٹر عطاء اللہ نے فوراً ایک پلیٹ مرغی کی ان کے سامنے رکھ دی اور کہا کہ پہلے کھانا کھا لیں پھر تحقیق کریں۔ انہوں نے طلبہ کی دلداری کے خیال سے کھانا کھا لیا تو ان کو بتلایا گیا کہ یہ کھانا اسی مرغی کا ہے جس کی تفتیش کے لئے آپ تشریف لائے ہیں۔ آپ بھی مجرموں میں برابر کے شریک ہیں۔ اس پر وہ بہت ہنسے بلکہ لطف اندوز ہوئے کہ طلبہ نے مجھے خوب پھانسا۔

اس زمانہ میں ہاکی، فٹ بال وغیرہ کے علاوہ کبڈی کے میچ بھی ہوتے تھے۔ ایک طرف احمدیوں کی ٹیم ہوتی اور دوسری طرف کڑیل جوان سکھوں کی۔ یہ میچ دوستانہ فضا میں کھیلے جاتے تھے اور لوگ کثیر تعداد میں ان میچوں کو دیکھنے کے لئے جمع ہوتے تھے۔ احمدیوں کی ٹیم میں ڈاکٹر غلام غوث صاحب کے ایک فرزند سید سید احمد بھی تھے جن کے جسم میں بہت پھرتی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ ان کے جسم میں بجلی بھری ہے۔ جو اس کو جھپا ڈالنے کی کوشش کرتا وہ منہ کے بل گرتا۔ سید احمد مخالف پالے (حصہ) میں جا کر شیر کی طرح گرجتا اور کافی دیر ان کے پالے میں گھومتا تاکہ کوئی تو ان کو پکڑنے کی کوشش کرے لیکن سکھ کبھی اس کو پکڑنے میں کامیاب نہ ہوئے۔ اس کھیل کے ذریعہ بھی اغیار پر احمدیوں کا بڑا رعب پڑتا۔ فٹ بال، ہاکی وغیرہ میں تو قادیان کی ٹیمیں ضلعی مقابلوں میں اچھے انعامات حاصل کرتی تھیں اور ان کی دھاک بیٹھی ہوئی تھی۔

احمدیہ ہوسٹل کے طلبہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے اور دوسرے بزرگوں کی صحبت سے مستفیض ہونے کے لئے کبھی کبھی ایک وفد کی شکل میں قادیان جایا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں میں ریل بٹالہ تک جاتی تھی۔ بٹالہ سے قادیان تک کا 11 میل کا سفر یکوں اور ٹمٹموں میں طے کیا جاتا تھا۔ وفد کے ممبروں کا سامان زیادہ ہوتا تھا اس لئے ایک گڈے (بیل گاڑی) کا انتظام پہلے سے کرا لیا جاتا سامان گڈے پر لاد دیتے اور ممبران وفد خود پیدل چل پڑے تاکہ صبح کی عبادت قادیان پہنچ کر بیت مبارک میں ادا کر سکیں۔ راستہ میں درثمین کے اشعار پڑھنے کا سلسلہ جاری رہتا۔ کچھ گپ شپ بھی ہوتی اور لطیفے سنائے جاتے۔ تھرماس میں چائے ساتھ ہوتی اور ڈبل روٹی۔ جیم کی شیشی بھی ڈبل روٹی کی سلائسوں پر جیم لگا کر ہر ایک اپنا حصہ اور چائے کی پیالی لے لیتا۔ اس طرح پیدل سفر میں کچھ دیر کا وقفہ ہو جاتا اور باقی سفر بغیر تکان محسوس کئے آرام سے کٹ جاتا۔

قادیان پہنچ کر حضرت صاحب سے اجتماعی ملاقات ہوتی اور دوسرے رفقاء سے مل کر ان سے تعارف ہوتا اور کوئی نہ کوئی روایت حضرت بانی سلسلہ کی سننے کا موقعہ مل جاتا۔

اس زمانہ میں میں تو ہوسٹل کا بہت جونیئر طالب علم ہوتا تھا مگر سینئر طلبہ میں شیخ بشیر احمد صاحب (بعد ازاں جج ہائیکورٹ)، ڈاکٹر (بعد ازاں کرنل) عطاء اللہ صاحب، میاں عطاء اللہ صاحب وکیل، مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودھا (آجکل صوبائی امیر) وغیرہ سینئر طلبہ ہوتے تھے۔ یہ سب دوست نہایت پاکیزہ کردار اور پاکیزہ مزاج کے مالک، بڑے ملنسار، شفیق، ہمدرد، اور خوش طبع تھے اور بڑے متقی لوگ تھے۔ ان کی ہر حرکت، قول اور فعل سے تقویٰ عیاں تھا۔ ان سب کو خدا نے دین اور دنیا میں بڑی عزت عطا فرمائی۔ خاکسار تو ان بزرگوں کا محض ادنیٰ ہمجولی تھا۔ ان ایام کی یاد سے بھی دل میں سرور اور وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہو۔

جب میں تاریخ احمدیت پڑھتا ہوں تو ماضی کے حالات و واقعات میں گم ہو جاتا ہوں۔ قادیان کے کوچہ و بازار، برسات میں ریتی چھلے میں پانی کا جمع ہونا، بچوں کا اس پانی میں غوطے لگانا، بہشتی مقبرہ میں صبح دم عورتوں، مردوں اور بچوں کا زیارت اور دعاؤں کے لئے جانا، منارہ کا دور سے نظارہ، حضرت امام جماعت الثانی کا بیت المبارک کی چھت پر کبھی کبھی خدام کے درمیان بیٹھ کر گفتگو کرنا، یہ سب کیفیات اور نظارے ایک فلم کی طرح چشم تصور کے سامنے آتے اور مسرور کرتے بلکہ وجد کی سی کیفیت طاری کر دیتے ہیں۔ خدا کا بڑا احسان ہے کہ میں دس برس کی عمر سے قادیان میں رہا ہوں اور بہت سے بزرگوں سے ذاتی تعارف کا موقعہ ملا ہے۔ کبھی کبھی ایسا محسوس کرتا ہوں کہ پھر اس دور میں سے گزر رہا ہوں اور بزرگوں کے درمیان چل پھر رہا ہوں۔ سارے حالات چشم دید جو ہوئے۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ہر احمدی وقف عارضی کرے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے فرمایا۔

"مربیوں کو بھی چاہئے اور عام عہدیداروں کو بھی چاہئے بلکہ ہر احمدی کو چاہئے کہ وہ اپنے نفس کو بھی اور اپنے بھائی کو بھی یہ تلقین کرے کہ وہ وقف عارضی میں شامل ہو۔ اس میں شک نہیں کہ یہ ایک قربانی کی راہ ہے اور یہ راہ تنگ ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ قربانی کی راہوں پر چلے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے"

(خطبہ الفضل 27۔ اگست 1969ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

مکرمہ سائرہ خاتون صاحبہ

اہلیہ حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب

محترمہ سائرہ خاتون صاحبہ کے خاوند حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب تیس سے زائد کتب کے مصنف تھے جن میں "لائف آف احمد (Life of Ahmad کا پہلا حصہ)" انگلش میں۔ جیسی معرکتہ الآراء تصنیف بھی شامل ہے۔ نظمیں بھی کہتے تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی طرف سے درد تخلص عطا ہوا۔ ربع صدی سے زائد خدمت دین کی سعادت حاصل کرنے والی عظیم شخصیت کی زوجہ ہونے کا شرف محترمہ سائرہ درد صاحبہ کو حاصل تھا۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بارہ بچوں سے نوازا۔ دو بچپن میں فوت ہو گئے۔ پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں بقید حیات رہے۔ محترمہ رضیہ درد صاحبہ ایم اے اہلیہ پروفیسر مسعود احمد عاطف واقف زندگی ربوہ کو سالہا سال سے مرکزی لجنہ (لجنہ پاکستان) میں اہم عہدوں پر کام کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ خاتم النساء درد صاحبہ بیگم محترم مولانا محمد شفیع اشرف (سابق ناظر امور عامہ) نے اپنے عظیم خاوند کے ساتھ قدم بہ قدم واقف زندگی خاوند کی زوجہ ہونے کا حق ادا کیا۔ اسی طرح سب اولاد حسب توفیق دینی خدمات کی سعادتوں سے حصہ لے رہی ہے۔

آپ کے باقی بچوں کے نام یہ ہیں۔

عطاالرحمٰن درد- بی اے ایل ایل بی ربوہ۔ لطف الرحمٰن درد وفات یافتہ۔ حبیب الرحمٰن درد- وائس پریذیڈنٹ حبیب بینک کراچی۔ مجیب الرحمٰن ایم ایس سی شیزان لاہور۔ نعیم الرحمٰن ڈائریکٹر واپڈا (انجینئر)۔ عطیہ درد ایم اے اہلیہ چوہدری محمد سلیم احمد سندھ۔ صفیہ درد ایم اے اہلیہ مکرم عبدالرزاق صاحب ایم ایس سی نائیجیریا۔ نعیمہ درد ایم اے اہلیہ ڈاکٹر ملک رب نواز صاحب مجوکہ۔

آپ کو لجنہ کی ابتدائی خوش نصیب چودہ ممبرات میں شامل ہونے کا فخر حاصل ہے۔ آپ لجنہ کے اجلاسوں میں باقاعدگی سے شامل ہوتیں۔ ابتداء میں بہت کم خواتین لجنہ میں شامل تھیں اور ان کی ذمہ داریاں بہت بڑی تھیں۔ لجنہ کے ابتدائی کاموں میں جو ذمہ داری آپ کے سپرد کی جاتی اسے احسن طور پر ادا کرتیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب 4- دسمبر 23ء کو سات سال یورپ و امریکہ میں خدمت دین کی توفیق ایزدی پانے کے بعد واپس قادیان پہنچے تو لجنہ نے فریم میں جڑوا کر ایڈریس پیش کیا اور ایک انڈی پنڈنٹ قلم اور ایک سنہری جہاز مفتی صاحب کو اور ایک طلائی ڈبیا اہلیہ صاحبہ حضرت مفتی صاحب کو پیش کی۔

اس موقع پر ایڈریس کے نیچے ممبرات لجنہ نے دستخط کیے۔ جن میں "سائرہ خاتون اہلیہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے افسر ڈاک" کے نام سے آپ کا نام درج ہے۔

آپ مدرستہ الخواتین کی ابتدائی ممبرات میں سے تھیں۔ آپ لجنہ اور جماعت کی طرف سے جاری کردہ ہر تحریک میں حسب استطاعت حصہ لیتیں۔ تحریک جدید کے دفتر اول میں شامل تھیں۔ ایک چوتھائی حصہ کی وصیت کی۔

مختلف اوقات میں لجنہ کے مختلف عہدوں پر بھی فائز رہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو بہترین طریق پر ادا کرنے کی کوشش کرتیں۔ 1935ء میں نائبہ سیکرٹری (مرکزیہ) مقرر کی گئیں۔

جلسہ سالانہ پر گھر میں سینکڑوں مہمان ٹھہرتے۔ آپ ہر ایک کی دلداری۔ مہمان نوازی کا پورا پورا خیال رکھتیں۔ گھر کے افراد کو بھی بیباد دہانی کرواتی رہتیں کہ یہ حضرت بانی سلسلہ کے مہمان ہیں انہیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے پائے۔

آپ کے خاوند محترم عبدالرحیم صاحب درد نے اعلیٰ تعلیم حاصل کر کے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کر دیا اور آخری سانس تک اس پر قائم رہے۔ محترم عبدالرحیم صاحب درد کو جن عظیم خدمات اور قربانیوں کا موقع ملا ان قربانیوں میں اور اس وقف کو قائم رکھنے میں آپ برابر کی شریک تھیں۔ انتہائی نامساعد حالات میں بہت وفا شعار۔ صبرو استقامت کا پیکر۔ قربانی کا مجسمہ ثابت ہوتیں۔ حیثیت سے بڑھ کر تو دور کی بات ہے۔ کبھی جائز ضروریات کے لئے بھی کوئی مطالبہ نہ کرتیں۔ خود بھی وقف کی اہمیت سے اچھی طرح واقف تھیں اور بچوں کو بھی اس کی اہمیت سے آگاہ کرتیں۔ ہردم بچوں کو یہی نصیحت کرتیں کہ قدرت ثانیہ سے وابستہ رہو گے تو اللہ تعالیٰ ترقیوں پر ترقیاں دیتا چلا جائے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کے ارشاد کے مطابق آپ کے میاں کئی کئی سال بیرونی ممالک میں خدمت دین کا فریضہ ادا کرنے کے لئے جاتے رہے اور ان کی عدم موجودگی میں اپنے بچوں کی تربیت کا نازک کام آپ کو تنہا انجام دینا ہوتا۔ آپ احسن طور پر ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہوتیں۔ آپ کو اپنے خدا پر پورا بھروسہ تھا۔ کہ خدا ایسے خادم دین کی اولاد کو ضائع نہیں کرے گا۔

یکم دسمبر 1928ء کو لجنہ نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مربی انگلستان کے اعزاز میں چائے کی دعوت دی اور ایڈریس پیش کیا۔ تو حضرت مولانا کی دینی خدمات کا اعتراف کرنے کے ساتھ ساتھ محترمہ سائرہ خاتون صاحبہ کی تعریف و توصیف کی جنہوں نے مولوی صاحب موصوف کی عدم موجودگی میں خوبی کے ساتھ بچوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کا بوجھ اٹھائے رکھا اور بڑے صبر کے ساتھ مشکلات کو برداشت کیا۔

اسی طرح 1938ء میں جب حضرت مولانا درد صاحب انگلستان سے واپس تشریف لائے تو لجنہ نے ولایت سے آنے والے قافلے کے اعزاز میں افطار پارٹی دی اور ایڈریس پیش کیا۔ اس ایڈریس میں لجنہ نے محترم درد صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"مکرم و محترم درد صاحب! آپ بھی مبارک باد کے مستحق ہیں۔ کیونکہ اپنے امام کے حکم کی تعمیل میں آپ ایک لمبے عرصے تک اپنے اہل و عیال سے جدا رہے۔ باپ کی عدم موجودگی میں خورد سالہ بچوں کی تربیت کماحقہ نہیں ہو سکتی۔ اور والد کو اس بات کا شدید احساس ہوتا ہے۔ نیز ماؤں کو سخت مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ آپ نے اس عرصہ میں اپنے بال بچوں کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا۔ ہماری دعا ہے کہ آپ کی یہ سپردگی اور توکل خدا تعالیٰ قبول فرمائے۔

محترمہ سائرہ درد صاحبہ نے ان تمام مشکلات کا بہادری اور جوان مردی سے مقابلہ کیا۔

انور اقبال سیفی

تیزابی بارش

اس بات کو سو سال سے زیادہ عرصہ گزرا ہے۔ جبکہ فضائی آلودگی کے ایک انسپکٹر نے اپنے آبائی قصبہ مانچسٹر' برطانیہ میں آلودہ بارش کا ذکر کیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ بارش محض آلودہ ہی نہ تھی بلکہ تیزابی آمیزش والی تھی اور نباتات' پتھروں اور لوہے کے لئے بھی نقصان دہ تھی۔ لہٰذا یہ کوئی تازہ انکشاف نہیں ہے۔

بارش معمولی حد تک تیزابی ہوتی ہے کیونکہ یہ ہوا میں کاربن ڈائی آکسائڈ کے ساتھ رد عمل کرتی ہے۔ اور ہلکا کاربونک ایسڈ پیدا کرتی ہے جس کا P.H قریباً 5.6 ہوتا ہے۔ تیزابی بارش میں بہت زیادہ نقصان دہ چیزوں میں سے ایک چیز سلفر ڈائی آکسائڈ ہے۔ یہ گلی سڑی نباتات' آتش فشاں پہاڑوں اور بہت سے دیگر ذرائع' جیسے جلتے ہوئے ایندھن (Fossil) سے پیدا ہوتی ہے۔ جب یہ فضاء میں پہنچتی ہے تو یہ ہوا میں موجود نمی کے ساتھ رد عمل کرتی ہے۔ پہلے اس میں آکسیجن ملتی ہے اور پھر یہ سلفائی برق بارہ (سلفیٹ آئن) بن جاتی ہے۔ تب یہ ہائیڈروجن کے ساتھ مل جاتی ہے تاکہ سلفیورک ایسڈ بنائے۔

سلفر ڈائی آکسائڈ کے بادلوں میں ملنے سے آکسائیڈیشن کا رد عمل بہت تیز ہو جاتا ہے۔ بادلوں میں چھوٹے چھوٹے قطرے اس بارش کی نسبت جو بادلوں سے برستی ہے' دس گنا زیادہ تیزابی ہوتے ہیں۔

دوسری طرف پاور سٹیشنوں اور کاروں کے دھوئیں سے نائٹروجن آکسائیڈز خارج ہوتے ہیں۔ جو نائٹروجن ڈائی آکسائڈ اور نائٹرک ایسڈ پر مشتمل ہوتے ہیں۔ نائٹرک ایسڈ تیزی سے ہوا میں نائٹروجن ڈائی آکسائیڈ میں تبدیل ہو جاتا ہے جو پھر آکسیڈائزڈ ہو کر نائٹرک ایسڈ میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

یہ تیزابی بارش زمین کو بہت زیادہ نقصان پہنچاتی ہے۔ زمین سے نکلتا ہوا تیزابی پانی غذائی اجزا کو بہا کر لے جاتا ہے۔ اور ایلومینیم کو علیحدہ کر دیتا ہے جسے درخت کی جڑیں چوس لیتی ہیں۔ میگنزیم اور کیلشیم کی طرح کے لازمی غذائی اجزاء کے بغیر درخت ہمیشہ کے لئے سوکھ جاتے ہیں۔ سلفر ڈائی آکسائڈ فوٹو سنتھسز (Photosynthesis) کے عمل کو روکتے ہوئے پتوں کو نقصان بھی پہنچاتی ہے جس سے پودوں کے لئے خوراک مہیا ہوتی ہے۔ تیزابی بارش کے اور بھی بہت سے بد اثرات بیان کئے جا سکتے ہیں۔

تیزابیت کے اثرت کو ختم کرنے کا واحد اور مختصر عرصے کا ذریعہ یہ ہے کہ ہوا کو' چونے کی بڑی بڑی مقداریں زمین میں اور پانی میں اکٹھا کر کے اور کھاد اور غذائی اجزا کو جنگلوں کی زمین میں ڈال کر صاف کیا جائے۔

(دی نیو انٹرنیشنل 3- اکتوبر 1995ء)

صاحب ایمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے

مشکلات سے مت ڈرو- خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو- تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو۔

(صاحب ایمان) وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک نئی بات

جیسا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے کہ جن بیماریوں سے انسان بہت زیادہ خوف کھاتا ہے ان میں اب ایڈز کا بھی شمار ہونے لگا ہے۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کینسر کا نام سنتے ہی انسان کا دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے اور اسے اپنی زندگی انتہائی ناپائدار نظر آتی ہے۔ زندگی سب جانتے ہیں ناپائدار ہے ہی۔ لیکن انسانی فطرت یہ ہے کہ وہ عام طور پر اور عام حالات میں اس کے متعلق کبھی غور بھی نہیں کرتا اور اس کا اسے کبھی خیال بھی نہیں آتا لیکن اگر کوئی خاص بات ہو جائے تو اسے احساس ہونے لگتا ہے کہ اب گیا کہ گیا اور ناپائداری مجسم ہو کر سامنے آنے لگتی ہے۔ پہلے کینسر کے متعلق ہمیشہ خوف زدہ رہا جاتا تھا۔ اب ایڈز بھی ایسی ہی بیماریوں میں شامل ہے۔ اور شائد ان دونوں بیماریوں میں یہ بات مشترک ہے کہ کینسر کا بھی بعض اوقات ایک لمبے عرصہ تک پتہ نہیں چلتا اور جب پتہ چلتا ہے تو وہ انسان کی زندگی کے آخری دن ہوتے ہیں ایڈز بھی ایسی بیماری ہے کہ دس دس سال تک انسانی جسم میں چھپی رہتی ہے اور جب ظاہر ہوتی ہے تو اسے لاعلاج سمجھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ 1986ء میں ایچ۔ آئی۔ وی۔ (ایڈز کی اولین علامات) کے لئے ایک دوائی دی جاتی تھی۔ 1986ء میں اس وائرس کا پتہ چلا تھا۔ اس وائرس کو پھیلنے سے روکنے کے لئے ایک دوائی استعمال کی جاتی تھی لیکن یہ دوائی محض چند ماہ تک اثر کرتی تھی اور مریض پھر مرض کی شدت کو محسوس کرنے لگتا تھا۔

تحقیق تو ہر بات پر جاری رہتی ہے۔ ایڈز کے علاج پر بھی تحقیق جاری ہے۔ اب کہا جاتا ہے کہ نئی تحقیق کے مطابق ایک کی بجائے دو دوائیاں کھانی پڑتی ہیں اور یہ دو دوائیاں اتنا اثر کرتی ہیں کہ تین چار سال تک انسان اس مرض سے اپنے آپ کو محفوظ سمجھتا ہے اگرچہ تین چار سال بھی کوئی لمبا عرصہ تو نہیں لیکن بہرحال چند ماہ سے تو خاصا لمبا ہے۔ اب آکسفورڈ کے ایک ہسپتال کے ڈاکٹروں نے جو تحقیق کی ہے اور جن کے سربراہ ٹن پیٹرو ہیں انہوں نے تین ہزار مریضوں کا مشاہدہ کیا ہے۔ ان میں سے بعض مریضوں کو صرف ایک دوائی دی گئی۔ بعض کو دو دوائیاں۔ اور نتیجہ یہ نکلا جن مریضوں کو دو دوائیاں دی گئیں ان پر بہتر اثرات ظاہر ہوئے چنانچہ ڈاکٹر ٹن پیٹرو نے ایک کمیٹی تشکیل دے دی ہے اور یہ کمیٹی تشکیل دی جانے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ موجودہ تحقیق کے نتائج خاصے مثبت ہیں۔ اور وہ کہتے ہیں کہ ایڈز کا علاج تو ابھی نہیں ملا لیکن ایڈز کو پھیلنے سے روکنے کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا ہے۔ وہ کیا جا رہا ہے یہ ایڈز کے متعلق سب سوالوں کا جواب تو نہیں لیکن یہ تو ہے کہ اسے پھیلنے سے روکا جا سکتا ہے۔ بیماری کا مکمل خاتمہ تو نہیں ہو سکتا۔ لیکن اسے پھیلنے سے روکا جانا بھی کافی ہے۔ پھر وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب جو دو دوائیاں دی جاتی ہیں۔ ان کے مضر اثرات ظاہر نہیں ہوتے۔ عام طور پر تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ ایک مرض کے لئے دوائی کھائی جاتی ہے۔ اور نتیجہ میں کوئی اور مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ جو دو دوائیاں تجویز کی جاتی ہیں ان کے لئے امراض کا نقصان کم ہے۔ پس ایڈز کے مریضوں کو اب تو یہ ایک خوشخبری دی جاتی ہے کہ یہ دو دوائیاں کھانے سے وہ چار سال تک اس مرض سے محفوظ محسوس کر سکتے ہیں۔

ایک اور بات بھی سامنے آئی ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ اب جو ایڈز کی ادویات تیار کی گئی ہیں ان کی وجہ سے دواؤں کی قیمت بھی کم ہو جائے گی۔ یہ ایک بڑی بات ہے۔ مریض کے لئے علاج کرانے میں سب سے بڑی مشکل جو پیش آتی ہے وہ تو یہی ہے کہ قیمتیں آسمان کو پہنچ جائیں۔ اور دواؤں کا خریدنا آسان نہ ہو۔ پس اگر ان ادویات کی قیمتیں ہی کم ہو جائیں۔ تو یہ بھی مریض کے لئے ایک خوشخبری کی بات ہے۔

سچا رجوع اس وقت ہوتا ہے جبکہ خدا تعالیٰ کی رضا سے رضاء انسانی مل جاوے۔ یہ وہ حالت ہے جہاں انسان اولیاء اور ابدال اور مقربین کا درجہ پاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ سے مکالمہ کا شرف ملتا ہے (-) اور چونکہ وہ ہر قسم کی تاریکی اور شیطانی شرارت سے محفوظ ہوتا ہے۔ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی رضا میں زندہ ہوتا ہے' اس لئے وہ ایک ابدی بہشت اور سرور میں ہوتا ہے۔ انسانی ہستی کا مقصد اعلیٰ اور غرض اسی مقام کا حاصل کرنا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو دین حق کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے' کیونکہ دین حق سے یہی مراد یہی ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرے۔

مگر سچ یہ ہے کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں مل سکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ وہ مجاہدات کرے' لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے۔ انسان کمزور ہے جب تک دعا سے قوت اور تائید نہیں پاتا۔ اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148)

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

سری لنکا کی خاتون صدر کا بیان

سری لنکا کی خاتون صدر مادام چندریکا کماری تنگا نے دولت مشترکہ کی پارلیمانی کانفرنس کا افتتاح کرتے ہوئے دارالحکومت کولمبو میں کہا کہ اقوام متحدہ میں چھوٹے ملکوں کے کردار کو زیادہ موثر بنانے کے لئے اس ادارے کے نظام میں اصلاحات کی جانی چاہئیں۔ انہوں نے کہا کہ سرد جنگ کے خاتمے کے بعد نیا عالمی نظام ترقی پذیر ملکوں کے لئے موزوں نہیں ہے۔ کسی ملک کا نام لئے بغیر انہوں نے کہا کہ اس ادارے میں ایک ملک ایک ووٹ کے اصول پر عمل کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ بڑی طاقتیں مل کر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کو موثر بنا رہی ہیں۔ اور اس میں انہیں قیام امن کے نام پر ویٹو کے اختیارات حاصل ہیں۔ اس کانفرنس میں پاکستان کی نمائندگی قومی اسمبلی کے سپیکر سید یوسف رضا گیلانی کر رہے ہیں۔

سری لنکا کی صدر مسز چندریکا نے تامل باغیوں سے لڑائی جاری رکھنے کی حامی لابی کو بری طرح لتاڑا اور کہا کہ سری لنکا علیحدگی پسندوں کے ساتھ مزید لڑائی جاری رکھنے کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتا۔ انہوں نے کہا کہ تامل ٹائیگرز سے جنگ بندی کا معاہدہ ختم کرنے کے بعد سے اب تک حکومت لڑائی پر 32 کروڑ ڈالر خرچ کر چکی ہے۔ کچھ لوگ جن میں بدھ راہبر پیش پیش ہیں موجودہ نسلی تصادم کا فوجی حل چاہتے ہیں۔ انہوں نے تلخی سے سوال کیا کہ کہا کہ کیا ہم مزید ایک لاکھ نوجوانوں کو جنگ کا ایندھن بنا سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ اگر وہ لوگ جو جنگ چاہتے ہیں۔ دس ارب ڈالر اکٹھا کر کے دے دیں تو شاید ہم موجودہ مہم کو سر کر لیں۔ ہم جنگ اس وقت تک نہیں جیت سکتے جب تک تامل لوگوں کے وجود کو بطور ایک قومیت کے تسلیم نہ کر لیں اور ان کے حقوق کی ضمانت نہ دیں۔

سری لنکا میں یہ بے مقصد خانہ جنگی عرصہ 11 سال سے زائد عرصے سے جاری ہے۔ تقریباً 30 ہزار افراد اس عرصے میں اس جنگ کا ایندھن بن چکے ہیں۔ فوجی بنیادوں پر اس جنگ کی کامیابی کا بظاہر کوئی امکان نہیں۔ ماضی اور حال کی حکومتیں اس بے مقصد کوشش میں انسانی خون سے دھرتی کو لالہ زار کر رہی ہیں۔ اس مناقشے کا حل یہی ہے کہ تامل اقلیت سے نرمی اور شفقت کا سلوک کر کے انہیں یہ یقین دلایا جائے کہ ملکی انتظام میں وہ بھی برابری کا حصہ رکھتے ہیں اور ان کے حقوق کا تحفظ بھی اسی طرح کیا جائے گا جس طرح دیگر طبقات کا کیا جاتا ہے۔

صدر کلنٹن بمقابلہ کانگرس

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے بوسنیا میں امریکہ کی امن فوج بھیجنے کا تہیہ کر رکھا ہے حتیٰ کہ وہ یہ فوج امریکی کانگرس کی منظوری کے بغیر ہی بھیجنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اور وہ اس مقصد کے لئے نیٹو کی ہائی کمان کی ذمہ داری پر تکیہ نہیں کرنا چاہتے۔ یہ بات وائٹ ہاؤس کے چیف آف سٹاف لیون پنیٹا نے بتائی ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ بات واضح ہے کہ امریکی کانگرس کو اس فوج کی تعیناتی کے لئے اخراجات کی منظوری دینا ہو گی اس لئے کانگرس اس بارے میں اپنی کسی نہ کسی قسم کی رائے کا اظہار کرے گی۔

این بی سی ٹیلی ویژن کے پروگرام میٹ دی پریس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ صدر کلنٹن کی جو ذمہ داریاں بحیثیت کمانڈر ان چیف ہیں ان میں کسی کو کمی کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔

جب ان سے یہ سوال پوچھا گیا کہ کیا وائٹ ہاؤس کو یہ اختیارات حاصل ہیں کہ کانگرس کی منظوری کے بغیر یہ فوج بھجوا دی جائے؟ انہوں نے کہا یہ بات درست ہے لیکن ہمیں امید کرنی چاہئے کہ کانگرس صدر کلنٹن کے اس فیصلے کی تائید کرے گی۔

مسٹر پنیٹا نے کہا کہ یہ بات ناقابل یقین ہے کہ امریکہ نیٹو کی قیادت کرنے سے انکار کر دے۔ جبکہ بوسنیا میں 42 ماہ (ساڑھے سال) پرانی جنگ کو ختم کرنے کا بہترین موقعہ میسر ہے۔

انہوں نے کہا کہ یہ ہونا ہی ہے اور میں نہیں سوچتا کہ ہم اس ذمہ داری سے راہ فرار اختیار کریں۔

صدر کلنٹن نے خاصا عرصہ پہلے نیٹو کی فوج کے حصہ کے طور پر 25 ہزار امریکی فوجیوں کو بوسنیا بھیجنے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ یہ فوج ایک محدود عرصہ تک استعمال کی جائے گی۔ اس بارے میں کانگرس سے ضرور مشورہ کیا جائے گا اور ان کی اجازت حاصل کی جائے گی۔

لیکن سینٹ کے ری پبلیکن لیڈر مسٹر باب ڈول جو 1996ء کے صدارتی انتخاب میں اپنی پارٹی کی طرف سے نمایاں ترین امیدوار ہیں' انہوں نے گذشتہ ہفتے کہا تھا کہ ابھی تک صدر کلنٹن نے بوسنیا میں افواج بھیجنے کے بارے میں اپنا کیس مضبوطی سے پیش نہیں کیا۔

انہوں نے کہا کہ اگر صدر کلنٹن یہ کہتے ہیں کہ انہوں نے 25 ہزار امریکی فوجیوں کو بوسنیا بھیجنے کے بارے میں اپنا موقف پہلے ہی وضاحت سے پیش کر دیا ہے۔ تو یہ ان کی ایک افسوسناک غلطی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم عبدالعزیز صاحب منگلا کی اہلیہ مکرمہ کلثوم بی بی صاحبہ علام اقبال ٹاؤن لاہور میں اعصابی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم ہدایت اللہ شاد انسپکٹر مال (ریٹائرڈ) ربوہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کے ہم زلف مکرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب نسیم محمود آباد سندھ سابق۔ معلم وقف جدید مورخ 95-10-1 کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث محمود آباد اسٹیٹ سندھ میں فوت ہو گئے۔

ان کی وفات کے سات دن بعد ان کی اہلیہ ثریا بیگم صاحبہ جو کہ ایک سال سے بوجہ کینسر بیمار تھیں مورخہ 95-10-7 کو فوت ہو گئیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں دونوں میاں بیوی کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم عبداللطیف صاحب نون مولوی فاضل ٹھیکیدار بھٹہ بقضائے الٰہی مورخہ 3- اکتوبر 1995ء مالمو سویڈن میں انتقال کر گئے۔ آپ کی میت سویڈن سے ربوہ 8- اکتوبر کو لائی گئی اور بیت مہدی میں جنازہ کی ادائیگی کے بعد قبرستان عام نمبر1 میں آپ کی تدفین ہوئی۔

وفات کے وقت آپ کی عمر 85 سال تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

احمدی جنتری 1996ء

○ سالانہ احمدی جنتری 1996ء، حسب سابق دسمبر 1995ء میں شائع ہو گی یہ اس کی اشاعت کا 79 واں سال ہے۔ مختصر مضامین (ایک صفحہ کے قریب) مفید حوالہ جات اشتہارات نایاب تصاویر اور مشورہ جات بھجوانے کے لئے پتہ:

شیخ عبدالماجد

100- گل زیب کالونی۔ سمن آباد۔ لاہور

موصیان کرام

○ اگر کوئی موصی اپنی جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ بحق وارث یا ورثان ایسے حالات میں کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ جائیداد حسب وصیت ادا کرنا لازم ہو گا اور ایسی جائیداد بصورت وفات موصی کا ترکہ شمار ہو گی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

ضرورت ٹیچر

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو اپنے تعلیمی ادارہ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں دو کیمسٹری ٹیچرز (مرد) کی ضرورت ہے۔ خواہش مند حضرات جو ربوہ میں کام کر سکیں اپنی درخواستیں مکمل کوائف کے ساتھ مورخہ 95-10-19 تک بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن (دفتر نظارت تعلیم ربوہ) میں جمع کروادیں۔ ہر درخواست دہندہ اپنی درخواست صدر حلقہ جماعت کی تصدیق کے ساتھ بھجوائے۔ کم از کم تعلیمی قابلیت ایم ایس سی کیمسٹری۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ)

یوم تحریک جدید

27- اکتوبر 1995ء

○ حسب فیصلہ مجلس مشاورت 1991ء کہ
"وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

(1) اس کی تعمیل میں امراء و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ سال رواں کا دوسرا "یوم تحریک جدید" مورخہ 27- اکتوبر 1995ء بروز جمعۃ المبارک منایا جائے جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

(2) اس موقع پر امراء صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

(3) خطبات میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمت عملی بیان کی جائے۔

(4) اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریک جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات وافضال الٰہیہ کا احباب کے سامنے ذکر کیا جائے۔

(5) اس دن حسب ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

1 احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے۔

2 مطالبات وقف اولاد / وقف زندگی (الف) والدین اپنی اولاد کو خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

(ب) نوجوان اور پنشنر احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

رخصت موسمی اور رخصت کے ایام خدمت دین کے لئے وقف کریں۔

3 اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

4 جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا کام جو بھی مل سکے کر لیں

5 عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں

6 راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں

7 قومی دیانت کا قیام کریں۔

8 مقصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

امراء صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹ سے بھی دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

بقیہ صفحہ ۱

ہونے والے ہیں۔

پہلی آیات میں جو میں نے تلاوت کیں خدا تعالیٰ نے آنے والوں کی قربانیوں اور ابتلاؤں کا ذکر فرمایا ہے لیکن اس رنگ میں کہ سارا دور انہوں نے دعائیں کرتے گزارا ہے۔ اللہ کا فضل چاہتے ہوئے، اسی سے رحم کے طلب گار ہوتے ہوئے، مسلسل دعا میں مصروف لوگ تھے جن کے ساتھ زیادتیاں ہوئی ہیں۔ اور چونکہ وہ دعائیں کرتے رہے اللہ سے رحم طلب کرتے رہے اس لئے اللہ ہی نے ان کو صبر کی بھی توفیق عطا فرمائی۔ فرماتا ہے میرے بندوں میں سے ایک گروہ ایسا تھا جنہوں نے کہہ دیا کہ اللہ ہمارا رب ہے، جو کہتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے (-) یہ کہہ کر ہم ایمان لے آئے ہیں محض اللہ کو رب سمجھتے ہوئے اسی پر توکل رکھتے ہوئے غیر اللہ کی نفی کرتے ہوئے جو ایمان کی دعوت ہمیں پہنچی ہم نے اس پر لبیک کہہ دیا (-) پس اے ہمارے رب اب ہم سے بخشش کا سلوک فرما (-) اور ہماری حالت پر رحم فرما (-) اور تو ہی سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔

یہاں نئے آنے والوں کا بخشش طلب کرنا تو سابقہ گناہوں کے تعلق میں ہے۔ رحم ان مظالم کے نتیجے میں ہے جو دشمن کر رہا ہے۔ ان سے تو رحم کی توقع نہیں دشمن تو مظالم کرتا ہے اور کرتا چلا جائے گا مگر ان کے مظالم کے نتیجے میں اللہ سے رحم مانگا جا رہا ہے۔ اور دوسرا یہ بھی اس میں حکمت کی بات سمجھائی گئی ہے کہ نئے آنے والے جب تکلیفوں اور مصیبتوں میں سے گزریں تو لوگوں سے رحم نہ مانگا کریں بلکہ جس کو رب بنایا تھا۔ جس کی خاطر ایمان لائے اسی سے رحم طلب کریں۔

(از خطبہ 28- جولائی 1995ء)

بقیہ صفحہ 6

ہے۔

نیٹو کا منصوبہ ہے کہ وہ بوسنیا میں کل مل کر 60 ہزار فوجی روانہ کرے۔ جونہی معاہدہ امن طے پا جائے گا۔ تو امریکہ اقوام متحدہ کی فوج کی ریڑھ ہڈی ثابت ہو گا۔

نیٹو اپنی افواج کو دسمبر کے شروع تک متعین کرے گا۔ تاہم بعض مغربی افسران نے اس خدشے کا بھی اظہار کیا ہے کہ بوسنیا کے بارے میں امن سمجھوتہ جلد طے نہیں پا سکے گا۔

اعلان

○ وہ احمدی طلبہ جو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے لئے جانے کے خواہش مند ہیں ان سے درخواست ہے کہ

1- زیادہ سے زیادہ تعلیم اپنے ملک سے مکمل کر کے جائیں

2- بیرون ملک داخلہ کی کوشش آخری تعلیمی سال کے آغاز میں کر دی جائے۔

3- انگریزی بولنے والے ممالک اور وہ ممالک جہاں پر متعلقہ مضمون کا تحقیقی لٹریچر انگریزی میں مہیا ہو۔ داخلہ کی شرائط میں TOEFL یا IELTS (یہ امریکہ میں قابل قبول نہیں) کا امتحان دینا ضروری ہے۔

4- TOEFL کے بارے میں مکمل معلومات اس پتہ پر لکھ کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

WORLD LEARNING INC
P.O.BOX 13042
KARACHI 75350

5- IELTS کے بارے میں مکمل معلومات کراچی، لاہور، اسلام آباد اور پشاور میں قائم برٹش کونسل کے دفاتر سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

6- امریکہ کی مختلف یونیورسٹیوں میں گریجوایشن اور پوسٹ گریجوایشن کی بنیاد پر داخلہ لینے والوں کے لئے GRE کا امتحان بھی ضروری ہوتا ہے۔ اس کے دو حصے ہوتے ہیں GRE (جنرل) اور GRE (Subject) GRE کے بارے میں مکمل معلومات اس ایڈریس پر لکھ کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

GRE
Educational Testing Service
P.O.Box 6000
Princeton, NJ 08541 - 6000
U.S.A

7- وہ طلبہ جو بزنس ایڈمنسٹریشن اور اس سے متعلقہ فیلڈز میں داخلہ کے خواہش مند ہوں ان کے لئے GMAT کا امتحان پاس کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس بارے میں مکمل معلومات اس پتہ پر لکھ کر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

GMAT
P.O.Box 6103
Princeton, NJ 08541-6103
U.S.A

روزنامہ الفضل کے نمائندہ کا دورہ

برائے اشتہارات

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب اوکاڑہ اپنے دورہ کے دوران گوجرانوالہ، گجرات، جہلم، منڈی بہاؤالدین برائے حصول اشتہارات تشریف لے جا رہے ہیں۔ عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل- ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 12- اکتوبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ

○ افغانستان کی مجاہد تنظیم طالبان نے تین اطراف سے کابل پر حملہ کر دیا ہے اور صدر برہان الدین ربانی کی فوج کو 20 کلو میٹر پیچھے دھکیل کر چہار آسیاب پر قبضہ کر لیا ہے۔ اب چہل ستون پر قبضے کے لئے طالبان اور کابل انتظامیہ میں گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ طالبان نے سرکاری فوج کی بھاری دفاعی لائنوں کو توڑ دیا ہے۔ طالبان نے منگل کی شام مغرب، شمال اور شمال مغرب کی سمتوں سے کابل پر بھرپور حملہ کیا اور حیرت انگیز طور پر تھوڑی ہی دیر میں کابل انتظامیہ کی فوج کو پیچھے دھکیل دیا۔ لڑائی میں فریقین کے بھاری جانی و مالی نقصان کی اطلاعات ملی ہیں۔ طالبان کی فوجوں کی کمان ملا محمد عمر ربانی کر رہے ہیں جنہوں نے ہرات پر قبضے کے وقت بھی طالبان کی فوج کی کمان کی تھی۔ اس جنگ میں راکٹوں اور جنگی طیاروں کا بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ افغان دار الحکومت کے نواح میں کئی مقامات پر زبردست لڑائی کی اطلاعات ملی ہیں طالبان کا یہ حملہ ایسے وقت میں ہوا ہے جب اقوام متحدہ کے نمائندے محمود مسطیری، ربانی اور متحارب گروپوں میں جنگ بندی کی کوششیں کر رہے ہیں۔ طالبان کے ساتھ عبد الرشیم دوستم اور گل بدین حکمت یار کا اتحاد ہو چکا ہے لیکن سردست دونوں افواج نے حملہ نہیں کیا۔ تاہم وہ کابل پر حملہ کے لئے پوری طرح تیار بیٹھے ہیں۔

○ ایم کیو ایم نے اپنے کارکنوں فہیم کمانڈو اور تین دوسرے افراد کی پولیس حراست میں ہلاکت کے بعد سوگ اور ہڑتال کا اعلان کیا ہے۔ اور تعلیمی اور کاروباری ادارے بند رکھنے کی اپیل کی ہے۔ سوگ اور ہڑتال کا اعلان ہونے کے بعد حفاظتی انتظامات مزید سخت کر دیئے گئے ہیں۔ کراچی میں مختلف علاقوں میں فائرنگ اور تشدد سے ایک عورت سمیت دو۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ دو گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔ ملیر میں فائر بریگیڈ کے فائرمین کی گولیوں سے چھلنی لاش برآمد ہوئی۔ کورنگی کے مختلف علاقوں کا محاصرہ کرکے سینکڑوں افراد حراست میں لے لئے گئے۔ شریف آباد میں پولیس کی ایک ایمبولینس چھین لی گئی۔ صوبائی وزیر کے بنگلے پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کی۔

○ وائس آف امریکہ کے مطابق ایم کیو ایم کے مسلح عسکریت پسندوں نے خبردار کیا ہے کہ کراچی میں جنگ چھڑنے کا خطرہ ہے۔ شہر کے مختلف علاقوں میں چھاپے مار کر 72۔ افراد کو گرفتار کر لیا گیا اور ان کے قبضے سے جدید اسلحہ برآمد کر لیا گیا۔

○ وزیراعظم بھٹو نے کہا ہے کہ کراچی کو دوبارہ روشنیوں کا شہر بنانے کا وعدہ ہر حال میں پورا کروں گی۔ سندھ میں سیکرٹریٹ پر حملہ کرنے والے دہشت گرد اپنی بزدلانہ کارروائیوں سے حکومت کو جھکنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔

○ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے حکومتی ٹیم کو 11 نئے نکات بھجوائے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وضاحت طلب نکات پر حکومت کی طرف سے مثبت جواب ملنے تک مذاکرات معطل رہیں گے۔

○ سندھ میں ناجائز اسلحہ برآمد کرنے کے لئے دو سو ٹیمیں تشکیل دے دی گئی ہیں۔ اکتوبر کے آخری ہفتہ میں کراچی، حیدر آباد، میرپور خاص، نواب شاہ، سانگھڑ اور اندرون سندھ بڑا آپریشن کیا جائے گا۔

○ کلرکوں نے چوتھے روز بھی ملک گیر ہڑتال کی اور ماتم کیا سڑکوں پر ٹائر جلا کر ٹریفک بلاک کر دی۔ متعدد شہروں میں وزیراعظم اور وزیر خزانہ کے پتلے جلائے گئے۔ گلے میں روٹیاں لٹکا کر جلوس نکالنے کا سلسلہ جاری رہا۔

○ کواپریٹو سیکنڈل کے گرفتار شدگان ذوالفقار اعوان چوہدری عبد الحمید اور شیخ منصور کا جسمانی ریمانڈ دے دیا گیا ہے انٹی کرپشن لاہور ریجن کے مطابق ذوالفقار اعوان نے پونے سات کروڑ، چوہدری عبد الحمید نے 34 لاکھ اور شیخ منصور نے ساڑھے 29 لاکھ روپے خورد برد کر دیئے۔

○ 19۔ اکتوبر کو موجودہ حکومت کے دو سال پورے ہونے پر یوم سیاہ منانے کے معاملات طے کر لئے گئے۔ تمام شہروں میں بڑے بڑے احتجاجی جلسے کئے جائیں گے۔

○ یوم سیاہ کے موقع پر سرکردہ لیگی رہنماؤں اور کارکنوں کی گرفتاری کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ہر ضلع سے 50 سے 60 کارکنوں کو حراست میں لیا جائے گا۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ سردار محمد عارف نکئی نے اپنے گھر سے ڈنڈا شروع کر دیا ہے۔ ضلع قصور میں قبضہ گروپوں کے خلاف بکتر بند گاڑیوں میں ناجائز تجاوزات کے خلاف گرینڈ پولیس آپریشن کیا۔ پنجاب حکومت کی ہزاروں ایکٹر اراضی مختلف بااثر گروپوں کے قبضہ سے آزاد کرا کے گورنمنٹ لائیو سٹاک فارم کے حوالے کر دی گئی۔ ڈی سی قصور کی زیر نگرانی ضلع بھر کی انتظامی مشینری اور ایک ہزار پولیس فورس کے علاوہ پنجاب کانسٹیبلری کے 600 نوجوانوں نے آپریشن میں حصہ لیا۔ مزاحمت کے پیش نظر ایمبولینس گاڑیوں اور فائر بریگیڈ کا خصوصی انتظام کیا گیا تھا۔ متعدد بلڈوزروں اور کرینوں کی مدد سے علی الصبح تین بجے آپریشن شروع کرکے قبضہ گروپوں کے ڈیرے مکانات اور دیگر تنصیبات آناً فاناً مسمار کر دیں۔ قبضہ گروپوں کے متوقع جوابی اقدامات کی روک تھام کے لئے مختلف مقامات پر عارضی پولیس چوکیاں قائم کر دی گئی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ج) کے چیف آرگنائزر اسد علی جونیجو نے کہا ہے کہ مسلم لیگ متحد ہو گئی تو ضروری نہیں وزیراعظم بے نظیر ہی رہیں۔ نواز شریف اور حامد ناصر چٹھہ مذاکرات میں سنجیدہ ہیں۔

○ نواز شریف فیملی کے اثاثوں کی دوبارہ چھان بین پر وزیراعظم سیکرٹریٹ پھر سے سرگرم ہو گیا ہے۔ سی بی آر حکام سے 1980ء سے لے کر 94-1993 تک دیئے گئے ٹیکسوں اور اداروں میں اضافہ کے بارے میں معلومات طلب کر لی گئیں۔ نواز شریف اور ان کے خاندان کو 40 کروڑ روپے کے ٹیکس کی ادائیگی کے نوٹس 89-1988 کے حسابات کی روشنی میں بھجوائے گئے ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ترجمان نے کہا ہے کہ جیالے افسروں کو حساب دینا ہو گا حکومت جائیداد نیلام کر کے بھی نواز شریف کو نہیں جھکا سکتی نواز شریف فیملی کے صنعتی اداروں کے خلاف 40 کروڑ روپے کا انکم ٹیکس معاف کرانے کا الزام اور 80 ہزار روپے جرمانہ سیاسی دیوالیہ پن کا مظہر ہے۔ ترجمان نے کہا کہ حکومت نے 1988ء میں بھی 40 کروڑ کا غلط نوٹس بھجوایا تھا اور اکاؤنٹ منجمد کر لئے تھے۔

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
عبد المنان ناصر ولد میاں عبد السلام صاحب
فون: 643

بھٹی ہومیو کلینک اینڈ سٹور (اقصیٰ اپیل)
رحمت بازار ربوہ
رحمت بازار: صبح 10 تا 1½ بجے
شام 5 تا 8½ بجے
دار الیمن وسطی: صبح 8 تا 10 بجے

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت 9000 ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن
21۔ ہال روڈ لاہور
فون: 7125089 - 7226508
7355422 - 7235175

اٹھرا کی کامیاب امراض علاجگاہ
مطب حمید (رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
چنیوٹ بازار بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
فون: 0431-254634
فیکس: 0431-219065

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق خاص	۶۰ گولی	۸۰۰ روپے
نواب شاہی گولیاں	۱۰۰ گولی	۱۰۰۰ روپے
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰ روپے
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰ روپے
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰ روپے

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ۔ گولبازار ربوہ
فون نمبر (04524) 212434
فیکس (04524) 554

تریاق اٹھرا 20/- 40/- 200/-
نور نظر کورس 625/-
اکسیر معدہ 10/- 20/-
قند شفاء 2/- 15/-
زد جام عشق 30 گولی 300/-
خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار ربوہ
فون: 04524-211538